بوسنیا کے مسلمان: از عبداللہ اسماچ' ترجمہ: اشفاق حسین۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز' نصر چیمبرز' بلاک ۱۹' مرکز ایف سیون' اسلام آباد۔ صفحات ۱۹۳۔ قیمت ۶۰ روپے۔

یورپ کے خطہ بلقان میں مسلمان' صدیوں سے اپنی اجتماعی بقا و نشوونما کے لیے' غیر مسلموں اور بعض حکومتوں سے مسلسل نبرد آزما رہے ہیں۔ اس حوالے سے زیر نظر کتاب ایک طویل کشمکش' آزمایش اور صلیبیوں سے سخت جان مسلمانوں کی آویزش کی داستان ہے۔

دراصل یہ بوسنیا کے مسلمان سکالر اسماچ کی تحقیقی رپورٹ ہے جس میں یوگو سلاویہ کے خاتمے اور بلقانی مسلمانوں خصوصاً" بوسنیا کے مسئلے کے حقیقی پس منظر' مختلف اندرونی و بیرونی طاقتوں کے کردار' ان سے وابستہ مفادات اور خطے میں مسلمانوں کے ماضی' حال اور مستقبل سے متعلق مصدقہ ذرائع سے مہیا کردہ معلومات پیش کی گئی ہیں۔ مسئلہ بوسنیا کو کسی بھی پہلو سے لیجیے اور گفتگو کا سرا کہیں سے بھی پکڑیے' بڑی طاقتیں اور ایک حد تک خود اقوام متحدہ' بوسنیائی مسلمانوں کے خاتمے کے لیے سربیائی سازشوں اور کوششوں میں ایک فریق بنی نظر آتی ہے ---

جناب اسماچ نے ضروری اعداد و شمار' گوشواروں اور دستاویزی حقائق کی روشنی میں صورت حال واضح کر دی ہے۔ مزید برآں کتاب میں متعدد نقشوں کی مدد سے مختلف خطوں اور علاقوں کا سیاسی و جغرافیائی محل وقوع بھی دکھایا گیا ہے۔ بعض ادارے اور بڑی طاقتیں نام نہاد امن منصوبے اور تجاویز پیش کرتی رہی ہیں' مصنف نے ان پر بھی بحث کی ہے۔ اسماچ کا خیال بہت صائب ہے کہ بوسنیا کے مسئلے پر مغرب کے رویے کو صلیبی جنگوں کے حوالے سے دیکھنا چاہیے۔

کتاب کے آخر میں جون ۹۲ سے مئی ۹۳ تک بوسنیا کے بحران کا تاریخ وار خلاصہ (توقیت نامہ) دیا گیا ہے۔ ایک دوسرے ضمیمے سے یہ پتا چلتا ہے کہ آغاز جنگ سے ۱۰ ستمبر ۹۲ تک بوسنیا کی ۱۷۰۰ میں سے ۵۶۲ مساجد اور ۹۵۰ میں سے ۱۵۰ مدارس تباہ کیے جا چکے تھے۔ بیشتر مساجد اور مدارس کی حیثیت تاریخی تھی اور ان میں سیکڑوں نایاب اور قیمتی مخطوطات پر مشتمل متعدد کتب خانے بھی قائم تھے۔ انھیں باقاعدہ منصوبے کے تحت آگ لگا کر یا بمباری کر کے یا بارود لگا کر شہید اور مسمار کیا گیا۔ اس تفصیل سے علوم و فنون اور تہذیبی و ثقافتی ورثوں سے یورپ اور مسیحیوں کی دلچسپی' اس باب میں ان کی "بے تعصبی اور وسیع النظری" کی حقیقت سامنے آتی ہے۔

بوسنیا کے مسئلے کو اس کے تاریخی پس منظر کے ساتھ سمجھنے کے لیے اس تحقیقی اور کارآمد رپورٹ کی حیثیت ایک چشم کشا آئینے کی ہے!

(رفیع الدین ہاشمی)